AFAQ SUN SERIES

Based on National Curriculum 2022

STORYLINE TRANSLATION

English

GRADE 7



NSS English 7

باب ا: حجۃ الوداع

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ اسلامی تاریخ کے اہم ترین واقعات میں سے ایک ہے۔ آپ ﷺ نے یہ خطبہ 10 ہجری (632ء) میں مکہ مکرمہ میں اپنے الوداعی حج کے دوران دیا۔ یہ خطبہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ اسلامی عقیدے کے اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور ایک صالح زندگی گزارنے کے لیے جادہ منزل (روڈ میپ) کا کام کرتا ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآن کا حوالہ دیا اور اللہ کے احکامات کی تعمیل اور اس کے راستے پر چلنے کی اہمیت پر زور دیا۔ "اے لوگو، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور پنج وقتہ نمازیں پڑھو، اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تمہارے ذمہ دار ہیں" (جامع ترمذی، 616)۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی رحمت تھے جو بنی نوع انسان کے لیے ایک طاقت ور رہنما اور معاشرے کے لیے رحمدل فرد کی صورت میں بھیجے گئے تھے۔ آپ (ﷺ) پر پہلی وحی 40 سال کی عمر میں نازل ہوئی (جو آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز تھا) اور آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے 23 سال اسلام کے لیے جدوجہد کرتے گزارے اور 63 سال کی عمر میں (11 ہجری) میں وفات پائی۔

10 ہجری آپ ﷺ کے آخری خطبہ کا سال تھا۔ آپ ﷺ نے آخری خطبہ جمعہ 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں دیا۔ اپنے آخری خطبہ کے دوران، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو اور ان باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دو جو آج یہاں موجود نہیں ہیں۔" حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر خطاب کیا، تاہم ان کے اس خطبے کے صرف چند اہم نکات کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے:

آپ ﷺ نے مساوات کی بات کی اور مسلمانوں کے درمیان اخوت اور اتحاد کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ ہی کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ اور نیک عمل کے۔"۔" (مسند احمد، 23489) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عورتوں کے حقوق اور مردوں کے ساتھ احترام اور حسن سلوک کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

آپ ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ مرد و عورت اللہ کی نظر میں برابر ہیں اور انہیں مضبوط خاندان اور معاشرے کی تعمیر کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ "اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، کیونکہ وہ تمہاری شریک حیات اور معاون و مددگار ہیں۔" (سنن ابن ماجہ، 1851)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فضیلت نہیں رکھتا۔ اس لیے کسی کے ساتھ نسل، علاقہ جنس، رنگ، پیسہ، خاندانی پس منظر یا انسان کی شکل و جسامت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیے۔ اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں سوائے نیک عمل کرنے والوں کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق کی بھی بات کی۔ آپ ﷺ نے کہا کہ "کسی مسلمان کے لیے کوئی بھی چیز جائز نہیں ہے جو کسی مسلمان کی ملکیت میں ہو جب تک کہ اسے آزادانہ طور پر اور مرضی سے نہ دی جائے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم کسی شخص کی کوئی چیز استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس شخص کی اجازت درکار ہو گی، چاہے وہ کتنا ہی عزیز رشتہ دار کیوں نہ ہو۔ اس لیے ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمام انسانوں کو ان کے حقوق ملیں، دوم، یہ کہ ہمیں کبھی کسی کی املاک یا پیسہ یا ان کے بنیادی حقوق میں سے کوئی چیز نہیں لینی چاہیے۔ بحیثیت مسلمان ہمیں معاشرے کے تمام افراد کے ساتھ انصاف سے پیش آنا چاہیے، خواہ ان کا معاشرے کے کسی طبقہ، مذہب یا رنگ سے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری جان و مال ایک دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کر لو۔) صحیح مسلم: 4383)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہمیں ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق ہیں ان کے بارے میں ہمیں علم ہو۔ آپ (ﷺ) نے ایمانداری، انصاف اور ہمدردی کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور فراخدلی سے پیش آنا چاہیے اور دوسروں کے ساتھ اپنے معاملات میں ہمیشہ سچائی اور انصاف کو مقدم رکھنا چاہیے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ انسان کا سب سے بنیادی حق احترام میں آدمیت ہے جس کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''جس نے کسی انسان کو بغیر کسی وجہ کے قتل کیا یا زمین میں فساد برپا کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ (5:32) '' فرمایا پس تم اپنے اوپر ظلم نہ کرو، یاد رکھو ایک دن تم اللہ سے ملو گے اور اپنے اعمال کا جواب دو گے، پس خبر دار میرے جانے کے بعد راہ راست سے نہ بھٹکنا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں قرآن و سنت کی پیروی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ آپ ﷺ نے حجاج کرام کو یاد دلایا کہ آپ ﷺ نے اسلام کا پیغام ان تک پوری طرح پہنچا دیا ہے اور اب انہیں اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اس کے نمونے اور تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔" میں اپنے پیچھے دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، قرآن اور اپنی سنت، اور اگر تم ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔"(سنن الترمذی، 2160)۔

آخری خطبہ ایک قوی اور متاثر کن پیغام ہے جو نسل در نسل آگے پہنچا ہے۔ یہ تقویٰ، رحمدلی اور اتحاد کی اہمیت زور دیتا ہے اور انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت بیان کرتا ہے۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ کا مختصر بیان ہے۔ آپ ﷺ کے پیغام کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں دنیا اور آخرت میں اپنے اعمال میں انصاف کو اختیار کرنا چاہیے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ ﷺ کے پیغام کو دوستوں اور خاندان کے افراد میں عام کریں۔

باب ۲: عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ ان دو بڑے تہواروں میں سے ایک ہے جو پوری دنیا میں مسلمان مناتے ہیں۔ اسلام میں دو عیدیں ہیں: عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔ عید الاضحیٰ جسے بڑی عید کہا جاتا ہے، سالانہ حج کی تکمیل کے بعد منائی جاتی ہے اور عید الفطر، جسے چھوٹی عید کہا جاتا ہے، رمضان کے مقدس مہینے کے اختتام پر منائی جاتی ہے۔ یہ دونوں تہوار دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کے لیے خاص ہیں کیونکہ یہ تقریبات ہمارے مذہب اسلام میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

جب عید الاضحیٰ کی ابتدا کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ ایک سنت ہے جو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے ہم تک پہنچی ہے۔ جانوروں کی قربانی کی سنت حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے قربانی سے شروع ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا۔ یہ حکم خواب کی صورت میں بھیجا گیا تھا اور درحقیقت اللہ کی طرف سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے ایک امتحان تھا۔ جب وہ اپنے بیٹے کو قربان کرنے والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کو بھیجا اور ان کے بیٹے کی جگہ پلک جھپکتے ہی ایک مینڈھا رکھ کر اسماعیل علیہ السلام کی جان بچا دی۔ جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے آنکھ کھولی تو ان کے بیٹے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) صحیح سلامت تھے اور ان کی جگہ ایک مینڈھا ذبح ہو چکا تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں امتحان میں کامیابی کے ساتھ بشارت دی اور فرمایا کہ اپنے بیٹے کی جگہ مینڈھا ذبح کرو۔ عید الاضحیٰ کے بہت سے پہلو ہیں جن سے دنیا بھر کے مسلمان لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عید کے ایام میں اسکول اور دفاتر بند رہتے ہیں اور عید تین دن تک منائی جاتی ہے۔ اس دن مسلمان دن کے آغاز میں عید کی خصوصی نماز قائم کرکے جشن منانے کا آغاز کرتے ہیں۔ ایک بار عید کی نماز ادا کرنے کے بعد، مسلمان تازہ کپڑے پہنتے ہیں اور دوستوں اور کنبہ کے افراد کے ساتھ مخلصانہ محبت اور پیار کا اظہار کرنے کے لیے تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اہل خانہ اور پڑوسی ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کی یاد میں جانور کی قربانی کو بھی بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ قربانی کا جانور بھیڑ، بکرا، گائے یا اونٹ ہو سکتا ہے۔ قربانی کے جانور کا گوشت پڑوسیوں، دوستوں، رشتہ داروں اور ان لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو سارا سال گوشت کھانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ گوشت کا ایک حصہ قربانی کرنے والے فرد/خاندان کے پاس بھی رکھا جاسکتا ہے۔

عید الاضحیٰ کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ قربانی کا دن اسلام کے پانچویں رکن، حج کے عروج کی نشاندہی کرتا ہے۔ جہاں یہ تہوار ہماری زندگیوں میں خوشی اور مسرت لاتا ہے، وہیں یہ ہمیں شکر گزاری کا درس بھی دیتا ہے اور ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں تہواروں کو زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں کے ساتھ مل کر منانا چاہیے۔ عید صرف دوستوں اور اہل خانہ کے ساتھ منائی جائے لیکن اس میں یتیموں، پسماندہ اور ایسے لوگوں کو بھی شامل کیا جائے جو ہماری طرح عید کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شامل کرتے ہیں۔

باب ۳: گل نرگس

میں ایک باد کی طرح تنہا ہوں جو آسمان پر اکیلا تیرتا رہتا ہے۔

کبھی کسی وادی کے اوپر ہوتا ہے اور کبھی کسی پہاڑی کے اوپر

پھر اچانک میں ایک حجوم کو دیکھ لیتا ہوں۔

یہ جھنڈ نرگس کے پھولوں کا ہے

سنہرے نرگسی پھولوں کا ایک جھنڈ دکھائی دیتا ہے

جھیل کے ساتھ، درختوں کے نیچے

باد نسیم سے لہراتے ہوئے

ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہوئے

جیسے ستارے کہکشاؤں میں چمکتے ہیں

یہ نرگسی پھول لامحدود قطار بنائے کھڑے تھے

خلیج کی سرحد کے ساتھ ساتھ

ایک نظر میں مجھے ہزاروں گل نرگس دکھائی دیے

ایک مجذوب کی طرح اپنا سر ہلاتے ہوئے۔

اکثر جب میں اپنے صوفے پر دراز ہوتا ہوں

خواہ فارغ البال ہوں یا افکار میں کھویا ہوا ہوں

گل نرگس کی چمک جب میری آنکھوں پر پڑتی ہے

تنہائی میں سکون و راحت کا باعث ہوتی ہے۔

اور پھر میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے،

اور گل نرگس کے ساتھ رقص کرنے لگ جاتا ہے۔

شاعر: ولیم ورڈزورتھ

باب ۴: پاک فوج کے شہداء

ہماری مسلح افواج میں ایسے بہادر سپاہیوں اور افسروں کی کمی نہیں ہے جو اپنے وطن عزیز کے لیے اپنی جان کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ نے بہادری کے اعلیٰ ترین مثالیں قائم کیں اور نشانِ حیدر حاصل کیا، جو پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ 1947 میں جاری کردہ اس اعزاز کا مقصد ان فوجی اہلکاروں کو خراج تحسین پیش کرنا ہے جو انتہائی دشوار حالات میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

''حیدر'' اسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ یہ اعزاز اسلام کے سب سے بڑے خادموں میں سے ایک کی یاد کو عزت دیتا ہے جنہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ''خدا کا شیر'' کہا تھا۔ نشان حیدر صرف 11 مرتبہ شہداء کو دیا گیا ہے۔ یہاں ہم گیارہ میں سے دو بہادر فوجی افسروں کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں نے اپنی عظیم بہادری پر نشان حیدر حاصل کیا۔

کیپٹن کرنل شیر خان شہید

وہ یکم جنوری 1970 کو پیدا ہوئے اور 1994 میں سندھ رجمنٹ میں کمیشن حاصل کیا۔ کیپٹن کرنل شیر خان نے لائن آف کنٹرول پر کارگل تنازعہ کے دوران بہادری اور جرات کے لاجواب مثالیں قائم کیں۔ انہوں نے گلتری کے علاقے میں 17,000 فٹ کی بلندی پر پانچ بڑی اسٹریٹجک پوسٹوں کا دفاع کیا۔ کارگل کی لڑائی کے دوران، کچھ ہندوستانی فوجی ان کی پوسٹوں کے کچھ حصوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور جارحانہ انداز میں ان پر حملہ آور ہوئے۔

تاہم، وہ بہادر اور پر عزم رہے اور جوابی کاروائی کی قیادت کی اور کھوئی ہوئی پوزیشنوں پر دوبارہ سے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے دشمن فرار ہو گیا۔ دشمن کے کیمپوں پر ایک حملے کے دوران کیپٹن کرنل شیر خان نے بہادری سے مقابلہ کیا اور سینے میں گولی کھائی۔ انہوں نے 5 جولائی 1999 کو جام شہادت نوش کیا۔ کیپٹن کرنل سمیت دیگر شہداء کو آج انتہائی احترام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کے کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ کیپٹن کرنل شیر خان شہید کو اس بہادری کے اعتراف پر نشان حیدر دیا گیا۔

میجر طفیل محمد شہید

میجر طفیل محمد کا تعلق پنجابی گھرانے سے تھا اور وہ 22 جون 1914 کو ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ 1943 میں انہوں نے 16 ویں پنجاب رجمنٹ کی پہلی بٹالین میں کمیشن حاصل کیا۔ اگست 1958 میں بھارتی فوج نے مشرقی پاکستان میں لکشمی پور کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ میجر طفیل کو مقبوضہ علاقے پر دوبارہ قبضہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔

میجر طفیل محمد نے اپنی ڈیوٹی کے دوران بھارتی دراندازفوجیوں پر حملہ کرکے بہادری اور شجاعت کی مثال قائم کی۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود وہ جنگ کی گرمی میں اپنی فوج کی قیادت کرتے رہے۔ دشمن کے فوجیوں کو کامیابی سے بے دخل کرکے علاقے پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ ہندوستانیوں کو بھگا دیا گیا، جس میں چار ہلاک اور تین قیدی رہ گئے۔ انہوں نے اسی دن یعنی 7 اگست 1958 کو جام شہادت نوش کیا۔ 1967 میں انہیں صدر پاکستان نے بعد از مرگ نشان حیدر سے نوازا، وہ یہ اعزاز حاصل کرنے والے دوسرے افسر تھے۔

نشانِ حیدر کے علاوہ، شہریوں اور پاکستانی فوج کے سپاہیوں دونوں کو ان کی بہادری اور جرات کے شاندار کارناموں پر کئی دوسرے اعزازات بھی دیے جاتے ہیں۔ 15 اگست 2022 کو صدر پاکستان نے پاک فوج، پاک بحریہ اور پاک فضائیہ کے افسروں اور جوانوں کو 200 سے زائد فوجی اعزازات سے نوازا۔ اعزاز دینے کی یہ تقریب ہر سال 14 اگست کو منعقد کی جاتی ہے۔

باب ۵: خواتین کو بااختیار بنانا

خواتین کو بااختیار بنانے سے مراد خواتین کو فیصلے کرنے، وسائل کو کنٹرول کرنے اور اپنے کلی اختیارات کو آزادانہ طور پر استعمال کرنے کے قابل بنانا ہے۔ پاکستان میں، خواتین کو روایتی طور پر بااختیار بننے کے حوالے چند رکاوٹوں کا سامنا رہا ہے، جن میں تعلیم تک محدود رسائی اور سماجی اور ثقافتی رسم و رواج شامل ہیں جو ان کی آزادی کو محدود کرتے ہیں۔ تاہم، حالیہ برسوں میں، ملک میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کئی کوششیں کی گئی ہیں۔

بہت سی خواتین تاجر بننے کی کوشش کر رہی ہیں۔ آج کل انٹرپرینیورشپ ایک مشہور اصطلاح ہے۔ ایک کاروباری شخص وہ ہوتا ہے جو کوئی نئی مصنوعات تیار کرتا ہے یا خدمات فراہم کرتا ہے جسے دوسرے خریدنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ بصیرت اور اختراعی ذہن کے حامل ہوتے ہیں جو اپنے کاروبار کی خاطر خطرات مول لیتے ہیں۔ پاکستان میں، کئی کامیاب کاروباری خواتین پائی جاتی ہیں جنہوں نے مختلف شعبوں جیسے کہ کھیل، انفارمیشن ٹیکنالوجی، تعلیم، صحت اور سلامتی، سیاست، سماجی عمل، اور سائنس میں خطرات مول لے کر خود کو ثابت کیا ہے۔ خواتین رول ماڈل کی کچھ مثالیں یہ ہیں۔ آیئے ان کی کامیابیوں کو دوسروں کے ساتھ شئیر کریں تاکہ وہ بھی ان پر فخر کر سکیں۔

تعلیم:

عروشہ امتیاز ایک پرجوش کاروباری خاتون ہیں جنہوں نے ایڈ جنکشن کا پلیٹ فارم تیار کیا۔ اس پلیٹ فارم کا مقصد والدین کو اسکول میں اساتذہ کے ساتھ رابطے میں رہنے میں مدد کرنا ہے۔ اس سے والدین کو اپنے بچوں کی تعلیمی کارکردگی کے بارے میں فوری معلومات حاصل کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

عروشہ نے پاکستان کے ہر اسکول تک رسائی کے لیے متعدد مقامی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ اشتراک کیا ہے۔ ایڈ جنکشن کی ٹیم مائیکروسافٹ اور ٹیلی کام کمپنیوں کے ساتھ فعال طور پر تعاون کرتی ہے۔ یہ مختلف ضلعی سطح کے اسکولوں میں پائلٹ پروگرام چلانے میں تعاون کرنے کے لیے کئی سرکاری تنظیموں کے ساتھ کام کرتی ہے۔

پاکستان میں 180,000 اسکول ہیں۔ ان میں سے 80,000 نجی ہیں اور تقریباً 25 ملین بچوں کو تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ ایڈ جنکشن خاص طور پر نجی اسکولوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عروشہ امتیاز پہلے ہی دبئی میں پلیٹ فارم لانچ کر چکی ہیں۔ ایڈ جنکشن میں تقریباً 500 اسکولوں کا احاطہ کرتا ہے جہاں تقریباً 200,000 طلبہ نے داخل ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی :

صحر وارث ایک ابھرتی ہوئی ٹیک انٹرپرینیور ہیں جس نے Solugix کے نام سے ایک ویب ڈویلپمنٹ اور ڈیزائن سروسز کمپنی شروع کی۔ اس نے فاؤنڈر انسٹی ٹیوٹ (اسلام آباد چیپٹر) سے گریجویشن کیا اور پھر اپنا نیا اسٹارٹ اپ کاروبار RiseMom شروع کیا جو کہ ایک آن لائن ڈے کیئر مانیٹرنگ سسٹم ہے۔ کام کرنے والی مائیں اپنے دفاتر میں کام کے دوران اپنے بچے کی ترقی کو دیکھنے کے لیے اس پلیٹ فارم کا استعمال کر سکتی ہیں۔

ہیلتھ سائنسز

بولو ٹیک ایک ہیلتھ اسٹارٹ اپ ہے اور اردو میں تیار کیا گیا پہلا اسپیچ تھراپی پلیٹ فارم ہے۔ اسے شانزہ خان شاہانی نے ڈیزائن کیا تھا، 2019 کے کامن ویلتھ یوتھ ایوارڈ کے فائنلسٹس رباب فاطمہ ہیں۔ پورٹل بولنے میں لکنت والے افراد کو گویائی کا علاج فراہم کرتا ہے۔ یہ پورٹل انہیں بولنے کے قابل بناتا ہے اور ان اپنی کارکردگی کو نمایاں کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور بولنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد اُن کی کرتا ہے۔

کھیل :

1986 میں ایبٹ آباد میں پیدا ہونے والی ثناء میر پاکستان کی سرکردہ خواتین کرکٹرز میں سے ہیں اور وہ ایک معروف خاتون کاروباری شخصیت ہیں۔ انہوں نے 2009 میں ویمنز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے لیے پاکستانی کرکٹ ٹیم کی کپتان کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ وہ کئی بین الاقوامی مقابلوں میں بطور کپتان پاکستان کی نمائندگی کر چکی ہیں، اور ان کی ٹیم نے ان کی قیادت میں لگاتار چار بار قومی چیمپئن شپ جیتی ہے۔ ثنا خواتین کے ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ فارمیٹ میں 100 وکٹیں لینے کا ریکارڈ بنانے والی پہلی پاکستانی کپتان ہیں۔ انہوں نے 2020 میں کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی اور اس میدان میں اپنی شاندار کارکردگی پر تمغہ امتیاز حاصل کیا۔

اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پاکستانی ورکنگ خواتین میں سے ساٹھ فیصد ماں بننے کے بعد ملازمتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات سے پریشان رہتی ہیں کہ جب وہ اپنے دفاتر میں ہوں گی تو ان کے شیر خوار بچوں کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ باقی چالیس فیصد خواتین جو کام جاری رکھتی ہیں وہ اپنے بچوں کے بارے میں مسلسل دباؤ میں رہتی ہیں۔ RiseMomان کے مسئلے کا حل ہے۔

یہ ایک آن لائن ڈے کیئر مانیٹرنگ سسٹم ہے جو کام کرنے والی ماؤں کو آن لائن اپنے بچوں کو دیکھنے میں مدد کرتا ہے۔ اس آن لائن سسٹم کے ذریعے مائیں دفاتر یا کام پر رہتے ہوئے اپنے بچے کو دیکھ سکتی ہیں اور تسلی کر سکتی ہیں کہ ان بچہ کیا کر رہا۔ وہ اپنے دفاتر میں کام کرتے ہوئے اپنی سہولت کے مطابق یہ کام کر سکتی ہیں۔ ان تمام خواتین نے سماجی رکاوٹوں سے اوپر اٹھ کر اپنا نام روشن کیا ہے۔ وہ نوجوان لڑکیوں کے لیے بہترین رول ماڈل ہیں جو اپنی دلچسپی کے متعلقہ شعبہ جات میں اپنا نام پیدا کرنا چاہتی ہیں۔